بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یخشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۵ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۹ رجب ۱۳۸۴ھ ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۶۶

انصار اللہ کے دسویں سالانہ اجتماع کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام

تمہارا نام "انصار اللہ" ہے تم نے ہمیشہ اس نام کی عزت کا خیال رکھنا ہے

خدا تعالیٰ تمہیں حقیقی معنوں میں انصار اللہ بنائے

ربوہ ۱۴ نومبر۔ امسال بھی انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کو (جو ترتیب کے اعتبار سے دسواں سالانہ اجتماع ہے) یہ خصوصی امتیاز حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال گزشتہ کی طرح اسے اپنے ایک بصیرت افروز پیغام سے نوازا۔ چنانچہ کل مورخہ ۱۳ نومبر کو ۳ بجے سہ پہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ ہدایت محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اجتماع کا افتتاح حضور کے اس تازہ خصوصی پیغام سے فرمایا۔ حضور کے پیغام کا متن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

"تمہارا نام "انصار اللہ" ہے۔ تم نے اپنے اِس نام کی عزت کا خیال ہمیشہ رکھنا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہیں حقیقی معنوں میں انصار اللہ بنائے آمین"

(نوٹ) اجتماع انصار اللہ کے افتتاح کا کسی قدر تفصیلی حال صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ شروع رات بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۱۴ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں "تحریکات جدید" اور وقفِ جدید ہر دو آسمانی تحریکوں کی اہمیت کو واضح کر کے ان کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب پر روشنی ڈالی۔ اور احباب کو ان ہر دو تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اس طرح اشاعت و غلبہ اسلام کے ضمن میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

—○ مکرم ایم۔ جی۔ ابراہیم صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کے متعلق کیپ ٹاؤن سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ آج کل وہ خود اور ان کے خاندان کے افراد گوناگوں مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مخالفین کی طرف سے ایذا رسانیوں کا سلسلہ بہت بڑھ گیا ہے۔

مکرم ایم۔ جی۔ ابراہیم صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ ان کا خاندان دینی اور جماعتی خدمات کے لحاظ سے پورے جنوبی افریقہ میں بہت ممتاز ہے۔

احباب جماعت اپنے اس مخلص بھائی کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے خاندان کو ہر طرح محفوظ و مامون رکھے اور ہر شر سے بچائے آمین (وکالت تبشیر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ر نومبر ۶۴ء

اللہ تعالیٰ پر ایمان

حال ہی میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر ڈین رسک نے واشنگٹن ہال کی بین الاقوام کی جونئر چیمبر کی عالمی کانگریس کے ایک اجلاس میں جس میں ۸۱ آزاد اقوام کے دو ہزار ڈیلی گیٹ شامل ہوئے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان انسانی زندگی کو پُرمعنی اور بامقصد بنا دیتا ہے اور کہ انسانی اخوت قوموں کی خود مختاری سے بھی بالا و بلند حیثیت رکھتی ہے۔"

اسلامی اصطلاح میں ان الفاظ میں مسٹر رسک نے گویا ایمان باللہ اور اخوت کو زندگی کے لئے ضروری بیان کیا ہے۔ ایمان باللہ کے معنی صرف یہ تو نہیں ہو سکتے کہ زبان سے مان لیا جائے کہ ہمارا ایک خدا ہے اس کے یقیناً یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر یہ ایمان رکھا جائے کہ وہ ہماری زندگیوں پر اثر ڈالتا ہے۔ . . . .

. . . .

ورنہ خدا تعالیٰ پر نرا ایمان تو ہمارے لئے کوئی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔

اگر یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان رکھنا بہتر زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ کوئی خیالی بُت نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی ہستی ہے جو اس کائنات کا جس کا ہم بھی ایک جزو ہیں مالک ہے۔ اور وہ زندہ اور فعال مایہ وجود رکھتا ہے محض توجہ کی مشق کرنے کا بے جان آلہ نہیں ہے۔

پھر ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اگر وہ ہماری زندگیوں پر اثر انداز ہوتا ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ خود ہی ہمیں اپنے موجود ہونے سے خبردار بھی کرتا ہے کیونکہ وہ ہم کو ان مادی آنکھوں سے کہیں نظر نہیں آتا۔ لیکن ہمیں ماننا پڑے گا کہ وہ ضرور کوئی ایسا ذریعہ رکھتا ہے جس سے وہ اپنے انا الموجود ہونے کا ایسا ثبوت بہم پہنچاتا ہے جس سے ہم اس کے متعلق ایسا ہی یقین پیدا کر سکتے ہیں جیسا کہ ہم مادی اشیاء کے متعلق اپنے حواس سے یقین پیدا کرتے ہیں۔

یہ خواہش انسان کے دل میں کوئی آج ہی پیدا نہیں ہوئی کہ ہم اللہ تعالیٰ کو واقعی جان لیں اس کے وجود پر حق الیقین پیدا کریں۔ بلکہ یہ خواہش فطری ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب سے انسان نے انسانیت میں قدم رکھا ہے اسی وقت سے یہ خواہش مضبوط سے مضبوط ہوتی چلی آئی ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ماننی پڑے گی کہ انسان کے دل میں یہ خواہش اللہ تعالیٰ ہی نے رکھی ہے اور اس لئے رکھی ہے کہ وہ واقعی انسان کو انا الموجود ہونے کا یقین دلانا چاہتا ہے تاکہ انسان اپنی زندگی کو اس کی مرضی کے مطابق چلائے اور لوگ ظلموں اندھی طاقتوں میں ٹھوکریں نہ کھاتا پھرے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم اس وراء الوراء ہستی کو ظاہر حواس سے نہیں پا سکتے تو آخر پھر کس طرح اس کی ہستی پر حق الیقین پیدا کر سکتے ہیں۔ انسانی تاریخ ہم کو بتاتی ہے کہ دنیا میں ایسے انسان پیدا ہوئے ہیں جن کو عوام نے خود خدا تعالیٰ سمجھا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو اور دیگر بُت پرست اقوام میں ایسے وجود ہیں جن کو خدا مانا جاتا رہا ہے اور اب بھی خدا مانے جاتے ہیں جیسا کہ حضرت رام یا حضرت کرشن ہندوؤں میں خدا تعالیٰ کے اوتار سمجھے جاتے ہیں یعنی یہ مانا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں حلول کیا اور اس نے انسانی شکل اختیار کر لی۔ عیسائی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی وجہ سے خدا مانتے ہیں یا کم سے کم خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔

اسکی کیا وجہ ہے اس کی وجہ صاف ہے کہ انسان کے دل میں یہ خواہش فطری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر حق الیقین پیدا کرے۔ انہوں نے دیکھا کہ بعض انسانوں سے ایسے کام ظہور پذیر ہوئے ہیں جو خارق عادت ہیں یعنی ایسے کام انسان کی قدرت سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے انکو خدا ہی سمجھ لیا۔ یہی در اصل بُت پرستی کی بنیادی وجہ ہے۔ جب وہ لوگ زندہ نہ رہے تو لوگوں نے ان کے بُت بنائے اور سمجھنا شروع کر دیا کہ وہ اس مٹی یا پتھر یا لکڑی کے بُت میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

یہ فریب اگرچہ اب تک بھی لوگ کھاتے ہیں تاہم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں حقیقت کو پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ اور صاف صاف بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان میں حلول نہیں کرتا البتہ وہ بعض انسانوں سے مکالمہ و مخاطبہ کرتا ہے اور اپنی مرضی کو ان پر کلام کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت تو شروع ہی سے واضح کر دی تھی لیکن انسانوں نے اس حقیقت کو مشکوک بنا دیا۔ چنانچہ عیسائیوں اور یہودیوں کی مسلّمہ الٰہی کتاب پیدائش کے شروع ہی میں بتایا گیا ہے کہ "خدا کلام تھا" اس کا مطلب تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے کلام سے ہی انسانوں پر ظہور کرتا ہے مگر انسان کی غلطیوں نے اس کو انسانی شکل دے دی اور عیسائیوں نے کلام کو یسوع مسیح سمجھ لیا۔ حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوا۔ اسی طرح جس طرح وہ دوسری قوموں کے انبیاء علیہم السلام سے ہمکلام ہوتا رہا ہے۔

قرآن کریم نے اس امر کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ واقعی اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ان کو ایسی قوتیں دیتا ہے جن سے وہ اقتداری معجزات بھی دکھا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود خدا خدا ہی ہے اور بشر بشر ہی رہتا ہے۔ ایک بشر خدا تعالیٰ سے ہمکلامی اور اقتداری معجزات کی وجہ سے خدا نہیں بن جاتا البتہ جس طرح آگ لوہے کو تپا کر آگ کی صورت اس کو دے دیتی ہے اسی طرح بعض انسان خدائی قوتوں کا مظہر ہوتے ہیں مگر جس طرح لوہا لوہا ہی ہوتا ہے آگ نہیں بن جاتا اسی طرح بشر بشریت سے الگ نہیں ہو جاتا۔

الغرض اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت وہ لوگ مہیا کرتے ہیں جن سے وہ ہمکلام ہوتا ہے اور وہ ایسے معجزات دکھاتے ہیں جن سے یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس طرح ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرنے کا جس سے انسانی زندگی میں معنی اور مقصدیت پیدا ہو جاتی حقیقی ذریعہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہے۔

قرآن کریم نے شروع ہی میں اسی حقیقت کو واضح کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ قرآن کریم صرف ان لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ ایمان لانیوالوں کے اعمال کیسے ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے:۔

یقیمون الصلوٰۃ ومما
رزقناھم ینفقون

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور خدا داد دولت کو دوسروں پر خرچ کرتے ہیں۔ اگر ہمارے اعمال اس کے مطابق نہیں ہیں تو ہمارا ایمان بھی محکم نہیں ہے۔ اور اس لئے زندگی میں معنی اور مقصدیت بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ مسٹر رسک نے جو دوسری بات کہی ہے کہ انسانی اخوت قوموں کی خود مختاری سے بھی بالا و بلند ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ دوسرے انسانوں سے بھائیوں کی طرح سلوک کریں اور خدمتِ خلق کو اپنا فرض سمجھیں۔

ہم یہ تو نہیں کہتے کہ مسٹر رسک کو اللہ تعالیٰ پر محکم ایمان نہیں اور نہ یہ کہتے ہیں کہ اخوت کے حقیقی مطلب کو وہ نہیں سمجھتے تاہم ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل سیاسی لوگ ایسے الفاظ محض رسمی طور پر ہی استعمال کرتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان ابھی اللہ تعالیٰ سے اتنا دور نہیں چلا گیا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے حقیقی علم سے آشنا نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا واقعی آج مادی طاقتوں کے اندھیرے میں ٹامک ٹوئے کھا رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا موقع ابھی بالکل مایوسی کی صورت نہیں اختیار کر سکا۔ دوسری بات جو اس سے واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مغربی عقلیت پرستی نے انسان کو ذہنیت کے اس معیار تک پہنچا دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا سچا دین اس کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ اس کو قبول کرے گا کیونکہ اب وہ تمام توہم پرستیوں سے چھٹکارا پا چکا ہے۔ زمین تیار اور زرخیز ہے صرف بیج ڈالنے کی کمی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے کھڑا کیا ہے کہ ہم خدا پرستی کا بیج بوئیں۔ اگر ہم نے اس میں کوتاہی کی تو دنیا کی گمراہی کی ذمہ داری ہم پر عاید ہوگی۔

خدا کی باتوں پر ایمان

"انسان کو اپنی حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ احقّ بالامن وہی لوگ ہیں جو خدا کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اسکی ماہیت و حقیقت کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

قسط دوم

دُعا کی حقیقت

سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالےٰ کی چار صفات کا ذکر اور ان کی پُر معارف تفسیر

احسان کی خوبیاں اللہ تعالےٰ میں بہت ہیں جن میں سے چار بطور اصل الاصول ہیں اور ان کی ترتیب طبعی کے لحاظ سے پہلی خوبی وہ ہے جس کو سورۂ فاتحہ رب العالمین کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلوب تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری و ساری ہے۔ یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم جواہر و عالم اعراض اور عالم حیوانات اور عالم نباتات اور عالم جمادات اور دوسرے تمام قسم کے عالم اسی کی ربوبیت سے پرورش پا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود انسان پر ابتداء نطفہ ہونے کی حالت سے یا اس سے پہلے بھی جو عالم موت تک یا دوسری زندگی کے زمانہ تک آتے ہیں وہ سب چشمۂ ربوبیت سے فیض یافتہ ہیں۔

پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ وہ تمام ارواح و اجسام و حیوانات و نباتات و جمادات پر مشتمل ہے فیضان اعم سے موسوم ہے کیونکہ ہر ایک موجود اس سے فیض پاتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے ہاں البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے۔ لیکن بحیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہنچتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا ربّ العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو اور یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالےٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے۔ دوسری خوبی خدا تعالےٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضان عام سے موسوم کر سکتے ہیں رحمانیت ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں الرحمٰن کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رُو سے خدا تعالےٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان میں داخل ہے۔ اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قویٰ اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے اور پھر اس کی بقا کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی و ارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں۔ پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالےٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالےٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے۔ کیونکہ ہر چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے۔ اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمٰن ہے۔

تیسری خوبی خدا تعالےٰ کی جو تیسرے درجہ کا احسان ہے رحیمیت ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں الرحیم کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کے رُو سے خدا تعالےٰ رحیم اس حالت میں کہلاتا ہے جبکہ لوگوں کی دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کو قبول فرما کر آفات اور بلاؤں اور تضیع اعمال سے ان کو محفوظ رکھتا ہے۔ یہ احسان دوسرے لفظوں میں فیض خاص سے موسوم ہے۔ اور صرف انسان کی نوع سے مخصوص ہے۔ دوسری چیزوں کو خدا نے دعا اور تضرع اور اعمال صالحہ کا ملکہ نہیں دیا مگر انسان کو دیا ہے۔ انسان حیوان ناطق ہے۔ اور اپنی نطق کے ساتھ بھی خدا تعالےٰ کا فیض پا سکتا ہے دوسری چیزوں کو نطق عطا نہیں ہوا۔

پس اس جگہ سے ظاہر ہے کہ انسان کا دعا کرنا اس کی انسانیت کا ایک خاصہ ہے جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور جس طرح خدا تعالےٰ کی صفات ربوبیت اور رحمانیت سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح صفت رحیمیت سے بھی ایک فیض حاصل ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کی صفتیں دعا کو نہیں چاہتیں۔ کیونکہ وہ دونوں صفات انسان سے خصوصیت نہیں رکھتیں اور تمام پرند چرند کو اپنے فیض سے مستفیض کر رہی ہیں۔ بلکہ صفت ربوبیت تو تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اور اجرام ارضی اور سماوی کو فیض رساں ہے اور کوئی چیز اس کے فیض سے باہر نہیں۔ برخلاف صفت رحیمیت کے کہ وہ انسان کے لئے ایک خلعت خاصہ ہے اور اگر انسان ہو کر اس صفت سے فائدہ نہ اٹھاوے تو گویا ایسا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ نے فیض رسانی کی چار صفات اپنی ذات میں رکھی ہیں۔ اور رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

پس اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ میں ایک قسم کا وہ فیض ہے جو دعا کرنے سے وابستہ ہے اور بغیر دعا کے کسی طرح مل نہیں سکتا۔ یہ سنت اللہ اور قانون الٰہی ہے جس میں تخلّف جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے لئے ہمیشہ دُعا مانگتے رہے۔ توریت میں دیکھو کہ کتنی دفعہ بنی اسرائیل خدا تعالےٰ کو ناراض کر کے عذاب کے قریب پہنچ گئے۔ اور پھر کیونکر حضرت موسےٰ علیہ السلام کی دعا اور تضرع اور سجدہ سے وہ عذاب ٹل گیا۔ حالانکہ بار بار وعدہ بھی ہوتا رہا کہ میں ان کو ہلاک کروں گا۔

اب ان تمام واقعات سے ظاہر ہے کہ دعا محض لغو امر نہیں ہے۔ اور نہ صرف ایسی عبادت جس پر کسی قسم کا فیض نازل نہیں ہوتا۔ یہ ان لوگوں کے خیال ہیں جو خدا تعالےٰ کی وہ قدر نہیں کرتے جو حق قدر کرنے کا ہے۔ اور نہ خدا کی کلام کو نظر عمیق سے سوچتے ہیں۔ اور نہ قانون قدرت پر نظر ڈالتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے جو ہمیں نجات بخشتا ہے اسی کا نام فیض رحیمیت ہے جس سے انسان ترقی کر جاتا ہے۔ اسی فیض سے انسان ولایت کے مقام تک پہنچتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ مسئلہ شفاعت بھی رحیمیت کی بناء پر ہے۔ خدا تعالےٰ کی رحیمیت نے ہی تقاضا کیا ہے کہ اچھے آدمی بُرے آدمیوں کی شفاعت کریں۔

چوتھا احسان خدا تعالےٰ کا جو قسم چہارم کی خوبی ہے۔ جس کو فیضان اخص سے موسوم کر سکتے ہیں۔ مالکیت یوم الدین ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں مالک یوم الدین میں بیان فرمایا گیا ہے اور اس میں اور صفت رحیمیت میں یہ فرق ہے کہ رحیمیت میں دعا اور عبادت کے ذریعہ سے کامیابی کا استحقاق قائم ہوتا ہے اور صفت مالکیت یوم الدین کے ذریعہ سے وہ ثمرہ عطا کیا جاتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے ایک انسان گورنمنٹ کا ایک قانون یاد کرنے میں محنت اور جدوجہد کر کے امتحان دے اور پھر اس میں پاس ہو جائے۔ پس رحیمیت کے اثر سے کسی کامیابی کے لئے استحقاق پیدا ہو جانا پاس ہو جانے سے مشابہ ہے اور پھر وہ چیز یا وہ مرتبہ میسر آ جانا جس کے لئے پاس ہوا تھا اس حالت سے مشابہ انسان کے فیض پانے کی وہ حالت ہے۔ جو پرتَو صفت مالکیت یوم الدین سے حاصل ہوتی ہے۔ ان دونوں صفتوں رحیمیت اور مالکیت یوم الدین میں یہ اشارہ ہے کہ فیض رحیمیت خدا تعالےٰ کے رحم سے حاصل ہوتا ہے۔ اور فیض مالکیت یوم الدین خدا تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور مالکیت یوم الدین اگرچہ وسیع اور کامل طور پر عالم معاد میں متجلی ہوگی۔ مگر اس عالم میں بھی اس عالم کے دائرہ کے موافق یہ چاروں صفتیں تجلی کر رہی ہیں۔ ربوبیت عام طور پر ایک فیض کی بناء ڈالتی ہے۔ اور رحمانیت اس فیض کو جانداروں میں کھلے طور پر دکھلاتی ہے۔ اور رحیمیت ظاہر کرتی ہے کہ خط ممتد فیض کا انسان پر جا کر ختم ہو جاتا ہے اور انسان وہ جانور ہے جو فیض کو نہ صرف حال سے بلکہ منہ سے مانگتا ہے اور مالکیت یوم الدین فیض کا آخری ثمرہ بخشتی ہے۔ یہ چاروں صفتیں دنیا میں ہی کام کر رہی ہیں۔ مگر چونکہ دنیا کا دائرہ نہایت تنگ ہے۔ اور نیز جہل اور بے خبری اور کم نظری انسان کے شامل حال ہے۔ اس لئے یہ نہایت وسیع دائرے صفات اربعہ کے اس عالم میں ایسے چھوٹے نظر آتے ہیں جیسے بڑے بڑے گولے ستاروں کے دُور سے صرف نقطے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن عالم معاد میں پورا نظارہ ان صفات اربعہ کا ہوگا۔ اس لئے حقیقی اور کامل طور پر

یوم الدین وہی ہوگا جو عالم معاد ہے۔ اُس عالم میں ہر ایک صفت ان صفات اربعہ میں سے دوہری طور پر اپنی شکل دکھائے گی۔ یعنی ظاہری طور پر اور باطنی طور پر۔ اس لئے اس وقت یہ چار صفتیں آٹھ صفتیں معلوم ہوں گی۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا گیا ہے کہ اس دنیا میں چار فرشتے خدا تعالیٰ کا عرش اٹھا رہے ہیں اور اُس دن آٹھ فرشتے خدا تعالیٰ کا عرش اٹھائیں گے۔ یہ استعارہ کے طور پر کلام ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی ہر صفت کے مناسب حال ایک فرشتہ بھی پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے چار صفات کے متعلق چار فرشتے بیان کئے گئے اور جب آٹھ صفات کی تجلی ہوگی تو اُن صفات کے ساتھ آٹھ فرشتے ہوں گے۔ اور چونکہ یہ صفات الوہیت کی ماہیت کو ایسا اپنے پر لئے ہوئے ہیں کہ گویا اُس کو اُٹھا رہے ہیں۔ اس لئے استعارہ کے طور پر اٹھانے کا لفظ بولا گیا ہے۔ ایسے استعارات لطیفہ خدا تعالیٰ کی کلام میں بہت ہیں جن میں رُوحانیت کو جسمانی رنگ میں دکھایا گیا ہے۔ غرض خدا تعالیٰ میں یہ چار صفات عظیمہ ہیں جن پر ہر ایک مسلمان کو ایمان لانا چاہیئے۔ اور جو شخص دُعا کے ثمرات اور فیوض سے انکار کرتا ہے گویا وہ بجائے چار صفتوں کے تین صفتوں کو مانتا ہے۔

واضح رہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے سورۃ فاتحہ میں الحمد للہ کے بعد ان صفات اربعہ کو چار سرچشمہ فیض قرار دے کر اس سورۃ کے مابعد کی آیتوں میں بطور لفّ و نشر مرتب ہر ایک چشمہ سے فیض مانگنے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ فقرہ الحمد للہ سے فقرہ مٰلک یوم الدّین تک پانچ جُدا جُدا امر ہیں (۱) الحمد للہ۔ (۲) دوسرے ربّ العٰلمین (۳) تیسرے الرحمٰن (۴) چوتھے الرحیم۔ (۵) مالک یوم الدّین۔ اور مابعد کے پانچ فقرے ان پانچوں کے لحاظ سے بصورت لفّ و نشر مرتب ان کے مقابل پر واقع ہیں۔ جیسا کہ فقرہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ فقرہ الحمد للہ کے مقابل پر ہے۔ جس سے یہ اشارہ ہے کہ عبادت کے لائق وہی ذات کامل الصفات ہے جس کا نام اللہ ہے۔ اور فقرہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ فقرہ ربّ العالمین کے مقابل پر واقع ہے جس سے یہ اشارہ مقصود ہے کہ سرچشمہ ربوبیت سے جو ایک نہایت عام سرچشمہ ہے ہم مدد طلب کرتے ہیں کیونکہ بغیر خدا تعالیٰ کے فیض ربوبیت کے ظاہری یا باطنی طور پر نشوونما پانا یا کوئی پاک تبدیلی حاصل کرنا اور روحانی پیدائش سے حصہ لینا امر محال ہے۔ اور فقرہ اھدنا الصراط المستقیم فقرہ الرحمٰن کے مقابل پر واقع ہے۔ اور اھدنا الصراط المستقیم کا ورد کرنے والا الرحمٰن کے چشمہ سے فیض طلب کرتا ہے۔ کیونکہ ہدایت پانا کسی کا حق نہیں ہے۔ بلکہ محض رحمانیتِ الٰہی سے یہ دولت حاصل ہوتی ہے۔ اور فقرہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ فقرہ الرحیم کے مقابل پر واقع ہے۔ اور صراط الذین انعمت علیھم کا ورد کرنے والا چشمہ الرحیم سے فیض طلب کرتا ہے کیونکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے دعاؤں کو رحم خاص سے قبول کرنے والے ان رسولوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی راہ ہمیں دکھلا جنہوں نے دعا اور مجاہدات میں مصروف ہو کر تجھ سے انواع اقسام کے معارف اور حقائق اور کشوف اور الہامات کا انعام پایا اور دائمی دُعا اور تضرع اور اعمال صالحہ سے معرفت تامہ تک پہنچ گئے۔ اور فقرہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فقرہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے مقابل پر واقع ہے اور غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین کا ورد کرنے والا چشمہ مالک یوم الدین سے فیض طلب کرتا ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ اے جزا و سزا کے دن کے مالک ہمیں اس سزا سے بچا کہ ہم دنیا میں یہودیوں کی طرح طاعون وغیرہ بلاؤں میں تیرے غضب کی وجہ سے مبتلا ہوں یا نصاریٰ کی طرح نجات کی راہ گم کر کے آخرت میں عذاب کے مستحق ہوں۔ اس آیت میں نصاریٰ کا نام ضالین اس لئے رکھا ہے کہ دنیا میں ان پر کوئی غضب الٰہی کا عذاب نازل نہیں ہوا۔ صرف وہ لوگ اُخروی نجات کی راہ گم کر بیٹھے ہیں اور آخرت میں قابلِ مواخذہ ہیں۔ مگر یہود کا نام مغضوب علیھم اس واسطے رکھا ہے کہ یہود پر دُنیا میں ہی ان کی شامت اعمال سے بڑے بڑے عذاب نازل ہوئے ہیں۔ منجملہ ان کے عذاب طاعون ہے۔ چونکہ یہود نے خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں اور راستباز بندوں کی صرف تکذیب نہیں کی بلکہ بہتوں کو ان میں سے قتل کیا یا قتل کا ارادہ کیا اور بدزبانی سے بھی بہت تکلیفیں پہنچاتے رہے۔ اس لئے غیرتِ الٰہی نے بعض اوقات جوش میں آکر اُن کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا۔ بسا اوقات لاکھوں یہودی طاعون کے عذاب سے مارے گئے اور کئی دفعہ ہزاروں اُن میں سے قتل کئے گئے اور یا اسیر ہو کر دوسرے ملکوں میں نکالے گئے۔ غرض وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ہمیشہ مغضوب علیھم رہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ یہ ایک ٹیڑھی قوم ہے اس لئے توریت میں اکثر دنیا کے عذابوں سے ان کو ڈرایا گیا تھا۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو
(کلام محمود)

محترم شیخ عمری عبیدی صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

دس نمایاں اور قابلِ تقلید اوصاف

مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ انچارج ٹانگانیکا۔ حال وارد ـــــ ربوہ

برادرم محترم شیخ عمری عبیدی صاحب سے میرا غائبانہ تعارف میرے مشرقی افریقہ جانے سے پہلے ہی ہو گیا تھا۔ غالباً ۵۲ء یا ۵۳ء میں ایک خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یوگنڈا کے ایک افریقن احمدی شیخ صالح صاحب کسی وجہ سے جماعت سے الگ ہو گئے اور مخالفانہ پروپیگنڈا شروع کر دیا جس سے کچھ کمزور احمدی بھی متاثر ہو گئے۔ مگر عمری عبیدی صاحب نے جو اس وقت نوجوان ہی تھے حضور کی خدمت میں اخلاص سے بھرپور عریضہ لکھتے ہوئے اپنی جماعت سے وابستگی کا یقین دلایا اور عرض کیا کہ شیخ صالح صاحب کی تو حیثیت ہی کچھ نہیں۔ اگر شیخ مبارک احمد صاحب بھی جنہوں نے مرکز احمدیت سے آکر ہمیں احمدیت سے روشناس کرایا ہے۔ خدانخواستہ جماعت سے الگ ہو جائیں۔ تب بھی ہمارے ایمان متزلزل نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ہم نے سوچ سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرت مانا ہے۔ حضور کی زبان مبارک سے اس مضبوط ایمان کا تذکرہ سن کر میرے دل میں برادرم عمری صاحب کی محبت اور قدر و منزلت پیدا ہو گئی تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ شیخ صالح صاحب بھی اپنی وفات سے پہلے تائب ہو کر جماعت میں دوبارہ شامل ہو گئے تھے اور عمری عبیدی صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے اخلاص میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے گئے اور ۵۳ء میں جب میں مشرقی افریقہ پہنچا اور ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تو انہیں اپنے تصور سے کہیں بڑھ کر پایا۔

محترم عمری عبیدی صاحب جو چالیس سال کی عمر تک پہنچنے سے بھی پہلے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ شروع سے لے کر آخر تک ایک جانباز مجاہد اور بے لوث مبلغ تھے۔ مَیں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا اور میرا تاثر یہ ہے کہ ان کا ایمان زرِ خالص کی طرح کندن تھا اور ایک کامیاب مبلغ کے لئے جتنی صفات کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب کی سب ان میں اعلیٰ درجے تک پہنچی ہوئی تھیں۔ اس مضمون میں مَیں ان دس صفاتِ حسنہ کی تفصیل پیش کر رہا ہوں جو محترم عمری عبیدی صاحب میں نمایاں طور پر موجود تھیں۔ تا کہ احباب جماعت جہاں مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے خاص دعائیں کریں وہاں میرے مبلغ بھائی اُن صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تا اس رنگ میں بھی ہمارے مرحوم بھائی کو ثواب پہنچتا رہے۔

غیرت دینی

برادرم عمری عبیدی صاحب اسلام کے غیور فرزند تھے۔ اور اسلام کے دفاع کے لئے وہ بڑے سے بڑے مخالف سے بھی مرعوب نہ ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زبان کی فصاحت بخشی تھی اور ان کا قلم کفر توڑ تھا۔ جس کی مدد سے وہ ہمیشہ کفر کے قلعوں پر بمباری کرتے اور تثلیث و بدعت کے ستونوں کو پاش پاش کرتے رہتے تھے۔ کئی بار دیکھنے میں آیا کہ وہ ایسے ایسے علماء کا جو عمر، ظاہری علم اور تجربہ کے لحاظ سے ان سے کئی گنا زیادہ ہوتے تھے۔ بالکل بے خوفی اور بہادری سے مقابلہ کرتے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کو شکست دیتے تھے۔ اس مقابلہ میں افریقن، عرب، ہندی و پاکستانی یا انگریز و امریکی کا کوئی امتیاز نہیں تھا۔ وہ سب کے مقابل پر مردانہ وار ڈٹ جاتے تھے اور اپنے موقف کو غالب کر دکھاتے تھے۔ زنجبار کے ایک مشہور عالم شیخ عبداللہ صالح الفارسی جماعت کے ساتھ ابتداء میں ہمدردی رکھتے تھے اور اس کی دینی خدمات کی وجہ سے اس کی تعریف کرتے رہتے تھے۔ مگر ۵۳ء میں جب ہماری طرف سے قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ شائع ہوا تو اپنی مقبولیت میں فرق آتا ہوا محسوس کیا اور مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ اس ترجمہ پر تنقید کے لئے انہوں نے ایک کتابچہ لکھا اور جماعت کے عقائد پر بھی نکتہ چینی کی۔ برادرم عمری عبیدی صاحب اس وقت ربوہ آئے ہوئے تھے اور دینی تعلیم میں بہت مصروف تھے۔ تاہم انہوں نے وقت نکال کر ایک کتاب کی صورت میں ایسا مدلل اور ٹھوس جواب لکھا کہ زنجباری شیخ کو خاموش ہونا پڑا۔ اور جواب الجواب لکھنے کی اسے جرأت نہ ہوئی۔

تعلیم سے فراغت پا کر جب وہ مشرقی افریقہ واپس پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ شیخ مذکور ریڈیو زنجبار پر اپنی تقاریر میں جماعت کے خلاف زہر اگلتا رہتا ہے۔ اور اپنی خفت مٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس پر برادرم عمری صاحب موقع پا کر زنجبار تشریف لے گئے اور شیخ مذکور کو چیلنج کیا کہ ریڈیو زنجبار پر ہی وہ ان سے وقت مقرر کر کے اختلافی مسائل پر گفتگو کرے۔ بہت سے مسلمانانِ ز

نے عمری صاحب کی تائید کی اور شیخ عبداللہ صالح سے کہا کہ احقاقِ حق کا یہ عمدہ موقع ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ مگر درجباری عالم اس چیلنج کو قبول نہ کریگا۔ اور اس کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل گئی۔ برادرم عمری عبیدی صاحب کی یہ تصنیف غیر احمدی مسلمانوں میں بہت مقبول ہے اور ان میں سے بہت سی سعید روحیں اس کتاب کی وجہ سے جماعت سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ پادریوں کے اعتراضات کے جواب میں اسلامی تعلیم کی اشاعت کے لئے برادرم عمری صاحب کے زبان و قلم وقف رہتے تھے۔ جہاں بھی گفتگو شروع کرتے لوگوں کا انبوہ ان کے گرد جمع ہو جاتا اور نہایت ثابت قدمی اور قادر الکلامی سے سب کی تشفی کراتے۔ پادری ہمیشہ ہی ان سے زخم کھاتے تھے اور اسی طرح سنی مسلمانوں کی ہمدردی اور امداد ہمارے مرحوم بھائی کو حاصل رہتی تھی۔ بہت سے سنی بھائی اس وجہ سے بھی جماعت احمدیہ کے ممنون ہیں کہ جماعت نے انہی جیسے ایک افریقن کو اتنی اعلیٰ دینی تعلیم دلائی کہ اس کا مقابلہ کسی بھی مخالفِ اسلام کے بس کا روگ نہیں۔

دینی غیرت مرحوم میں اس قدر تھی کہ عقائد کے معاملہ میں وہ پاکستانی احمدیوں کا بھی لحاظ نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک پاکستانی دوست نے جو قومی لحاظ سے معزز پیشہ رکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی ایسی تشریح کی جو غیر مبائع اصحاب کی تشریح سے ملتی جلتی تھی۔ محترم عمری صاحب نے اس کا سختی سے مقابلہ کیا اور بغیر کسی سے مشورہ کئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی رپورٹ بھجوا دی۔ اور حالات رو بہ اصلاح ہو گئے۔

علم دوستی

طالب علمی کے زمانہ سے ہی احمدیت سے روشناس ہونے کی وجہ سے مرحوم شیخ عمری صاحب بڑے علم دوست بن گئے تھے۔ مطالعہ کا انہیں بے حد شوق تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ تمام انگریزی کتب انہوں نے پڑھ ڈالی تھیں۔ بعد میں کئی دفعہ مسکراتے ہوئے بیان کرتے تھے کہ میرے پرانے ہم جماعت میری انگریزی تحریرات اور مضامین پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے دریافت کرتے ہیں کہ میں نے یہ استعداد کیونکر پیدا کی ہے۔ پھر فرماتے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر ہی کی برکت ہے کہ میرا دینی علم بھی بڑھ گیا ہے اور زبان بھی بہت صاف اور شستہ ہو گئی ہے۔ مرحوم انگریزی زبان میں عمدہ ڈرافٹ تیار کر لیتے تھے اور انگریزی زبان میں پرجوش اور موثر تقاریر بھی کرتے تھے۔ جب انہیں ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کا کمشنر مقرر کیا گیا اور بعد میں وزارت انصاف کا قلمدان سپرد کیا گیا تو اس وقت بھی ان کی انگریزی زبان کی مہارت ان کے بہت کام آئی اور بتایا کرتے تھے کہ انگریز سیکرٹریوں کے تیار کردہ ڈرافٹ بھی بعض دفعہ دو دو تین تین بار درست کرتا ہوں۔ تب وہ حسب منشاء لکھے جاتے ہیں۔ ملکی آزادی کے بعد مرحوم سارے مشرقی افریقہ کے علاقوں کے نمائندگان پر مشتمل سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی میں ٹانگانیکا کے نمائندہ کے طور پر بھجوائے گئے اور جلد ہی اپنی قابلیت کی وجہ سے اس اسمبلی کے وہپ بنا دیئے گئے۔

دار الہجرت ربوہ میں قیام کے ایام میں بھی کتب جمع کرنے کی مہم جاری رکھی۔ خود بتایا کرتے تھے کہ ربوہ میں ان کو جو الاؤنس دیا جاتا تھا۔ اس سے وہ کتب خریدنے کا شوق پورا نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ صرف ایک وقت کھانا کھاتے تھے اور اس طرح کچھ عرصہ تک پیسے بچا کر کتب خریدنے کے قابل ہو گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پر معارف تفاسیر ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے اور جونہی تفسیر کبیر کی نئی جلد شائع ہوتی فوراً حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں جو خطوط انہوں نے بستر مرگ سے ربوہ لکھے۔ ان میں انہوں نے "روحانی خزائن" کا سیٹ خریدنے کے لئے پیشگی رقم بھجوانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ مگر عمر نے وفا نہ کی اور کتب خریدنے سے قبل ہی ان کی علم کے لئے پیاسی روح تمام علوم کے سرچشمہ سے ملاقی ہو گی۔

محنت

مرحوم تیز چلنے اور جلد جلد کام کرنے کے عادی تھے۔ شاید انہیں اپنی عمر کے مختصر ہونے کا شعور حاصل ہو چکا تھا۔ روزانہ سولہ سترہ گھنٹے محنت سے کام کرتے تھے۔ پھر بھی پھرتیلے اور ہشاش بشاش نظر آتے تھے۔ تبلیغ کے لئے پیدل یا سائیکل پر شہر میں گھومتے تھے۔ زیر تبلیغ دوستوں کے گھروں پر جاتے اخبارات و رسائل کے مدیر صاحبان سے ملتے تمباکو نوشی وغیرہ کی قبیح عادتوں سے کوسوں دور تھے اور وقت کی بہت قدر کرتے تھے۔

۱۹۵۲ء میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی زیر نگرانی نیروبی میں مجھے برادرم شیخ عمری عبیدی صاحب کے ساتھ مل کر سواحیلی ترجمۃ القرآن پر نظر ثانی اور تفسیری نوٹ تیار کرنے کا موقع ملا۔ مسلسل کئی ماہ تک ہم نماز فجر کے بعد سے لیکر عشاء تک اس کام میں مصروف رہتے۔ اسی وقت مجھے صحیح اندازہ ہوا کہ مرحوم کتنی عرق ریزی اور جانفشانی سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ ترجمہ کی تصحیح ہم تینوں باہم مشورہ سے کرتے تھے۔ مرحوم انگریزی ترجمۃ القرآن سے بعض تفسیری نوٹوں کا ترجمہ کرتے۔ پھر ان نوٹوں اور خاکسار کے لکھے ہوئے نوٹوں کو ٹائپ کرتے تھے۔

کافی رات گئے تک وہ ٹائپ وغیرہ کا کام کرتے رہتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی نیند اڑ گئی۔ نہ دن کو سو سکتے تھے نہ رات کو۔ عینک کے شیشوں کا امتحان کرایا گیا۔ مگر ان میں کوئی نقص نہیں تھا۔ اصل وجہ کام کی زیادتی اور محنت تھی۔ اس کے باوجود مرحوم نے نہ کام کی زیادتی کا شکوہ کیا۔ نہ ہی دفتری اوقات معین کرنے کی خواہش کی۔ بلکہ تندرست ہونے پر پہلی سی مستعدی اور محنت شعاری سے کام کرتے رہے۔ محترم رئیس التبلیغ صاحب نے ترجمہ کے ابتدائی نوٹ میں جہاں اپنے معاونین کا ذکر کیا ہے۔ سرفہرست مرحوم کا نام ہے۔ اور وہ اسی کے مستحق تھے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

بعد ازاں جب وہ دار السلام مشن کے انچارج مقرر کئے گئے تب بھی ان کی مصروفیات بہت زیادہ رہیں۔ عام تبلیغی مشاغل کے علاوہ نئے مبلغین تیار کرنے کا فریضہ بھی ان کے ذمہ تھا۔ اس کے لئے روزانہ چار پانچ گھنٹے انہیں صرف کرنے پڑتے تھے۔ سنی افریقن نوجوانوں کو عربی سیکھنے کا شوق تھا۔ اس کے لئے مرحوم نے ایک کلاس جاری کی ہوئی تھی۔ پھر سنی اور عیسائی نوجوانوں کو انگریزی سکھانے کے لئے ایک کلاس جاری کی اور تعلیم بالغان کا سلسلہ لمبا عرصہ جاری رہا۔ یہ دونوں کلاسیں عشاء کے بعد دار التبلیغ میں لگتی تھیں کئی بار ان کلاسوں میں مذہبی سوال و جواب شروع ہو جاتے اور آدھی رات تک تبادلہ خیالات جاری رہتا۔ میں جب ٹانگانیکا مشن کا چارج لینے کے لئے پہنچا تو ان کلاسوں کے کئی نوجوانوں کو احمدیت کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔

ان کاموں کے علاوہ وہ بہت سی ملکی سیاسی و نیم سیاسی۔ تعلیمی اور افادی تنظیموں کے رکن اور مشیر تھے اور کثرت سے لوگ آپ کے دفتر میں اور گھر پر ملنے کے لئے آتے رہتے تھے۔ غرضیکہ آپ بہت ہی مصروف الاوقات انسان تھے اور شب و روز محنت سے کام کرتے تھے۔

عبادت

باوجود مصروف الاوقات رہنے کے عبادت میں ذوق و شوق سے حصہ لیتے تھے۔ نمازیں بہت رقت اور سوز سے پڑھتے تھے۔ کئی بار مسجد ان کی سسکیوں سے گونج اٹھتی تھی۔ نمازِ تہجد کا بھی التزام رکھتے اور اس میں بھی تضرع اور الحاح کا بھی عالم ہوتا تھا۔ تبلیغی کلاس کے طلبہ میں بھی عبادت کے ذوق کو راسخ کرنے کی کوشش کرتے اور ان کے شاگرد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس لحاظ سے بھی ان کے قائم مقام ہیں۔ حکومت ٹانگانیکا کا وزیر بننے کے بعد جب انہیں مسجد سے پانچ چھ میل دور مکان ملا تو اس وقت بھی فجر کی نماز اپنی موٹر میں آکر مسجد ہی میں ادا کرتے۔ اور حسب موقع اپنے احمدی ملازموں کو بھی اپنے ہمراہ لاتے اور نماز کے بعد ساتھ لے جاتے۔ اپنے چھوٹے بچوں کو پچھلے پہر مسجد میں بھجوا دیتے تا کہ انہیں نماز قرآن مجید اور دینی مسائل سکھا ئے جائیں۔ وہ بھی ماشاء اللہ خوب ذہین ہیں۔ خدا کرے ان کی تعلیم و تربیت جاری رہے اور وہ بھی اپنے بزرگ باپ کی طرح روحانیت اور نیکی کے مینارہ بنیں۔

عبادت میں شغف کی وجہ سے انہیں کثرت سے سچی خوابیں آتی تھیں۔ جنہیں وہ اکثر بیان کرتے اور ان سے رہنمائی حاصل کرتے رہتے تھے۔ خود ہی بیان کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بچپن سے ہی سچی خوابیں دکھانی شروع کر دی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کے آبائی گاؤں میں جب ایک سنی معلم سے ان کی بحث چھڑ گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے خلاف انہوں نے یہ دلیل دی کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آسمان پر جانے کا معجزہ دکھانے سے انکار کیا تھا اور فرمایا تھا کہ بشر رسول کے لئے ایسا ہونا ممکن نہیں۔ تو سنی معلم نے حوالہ کا مطالبہ کیا۔ حوالہ انہیں معلوم نہیں تھا اور کوئی دوسرا احمدی بھی موجود نہیں تھا جو ان کی مدد کر سکتا۔ تو یہ بہت گھبرائے بتاتے تھے کہ گھر آکر میں نے خوب دعا کی اور سو گیا۔ رات کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ یہ آیت سورۂ اسرائیل میں ہے۔ کہتے تھے کہ مجھے اس آسمانی امداد سے اتنی خوشی ہوئی کہ اسی وقت بیدار ہو گیا اور قرآن شریف میں سے مطلوبہ آیت تلاش کر کے اس مقام پر نشانی رکھ کر پھر سو گیا اور صبح کو سنی معلم کے گھر جا کر وہ آیت اسے دکھا دی۔

مرحوم اپنے سنی اور عیسائی دوستوں کو بھی اپنی خوابیں سناتے تھے اور اسے احمدیت کی برکت اور الٰہی انعام کے طور پر پیش کرتے تھے۔ مرحوم کی دینداری کی وجہ سے ان کے ملنے والے ان کی عزت اور ادب کرتے تھے۔ اعلیٰ سرکاری اور سیاسی حلقوں میں بھی ان کی نیکی کا چرچا تھا۔

اعلان نکاح

خاکسار نے مسجد احمدیہ ٹوپی ضلع مردان میں بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو بعد نماز عشاء مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان کیا۔

(۱) لیفٹیننٹ نثار احمد خاں صاحب ابن خان شمس الدین خانصاحب امیر جماعتہائے سابق سرحد کا نکاح عزیزہ امۃ الباری بنت صاحبزادہ عبدالحمید خاں صاحب سے بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

(۲) حبیب الرحمٰن خاں صاحب ابن محمد خاں صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ الباسط بنت خان شمس الدین خانصاحب سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

(۳) صلاح الدین صاحب ابن مولوی مسیح الدین صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الحکیم بنت صاحبزادہ عبدالحمید خاں صاحب سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے مثمر برکات فرمائے۔

(خاکسار چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

ضروری اعلان برائے احمدی خواتین لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور مورخہ ۱۵ نومبر بروز اتوار دارالذکر لاہور میں ½ ۱ بجے بعد دوپہر تا شام بجے ایک جلسۂ عام منعقد کر رہی ہے۔ دیگر کارروائی کے علاوہ اسی جلسہ میں مجلس عاملہ کا انتخاب بھی ہوگا۔ تمام حلقہ جات سے زیادہ سے زیادہ مستورات شامل ہوں۔

(زینب حسن جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

ٹیلی ویژن

فون ۸۰۸۴۸

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ہم پاکستان بھر میں سب سے پہلے یہ اعلان کرنے کے قابل ہوئے ہیں کہ ہمارے پاس ٹیلی ویژن سیٹ برائے فروخت آگئے ہیں جو احباب خریدنے کے خواہشمند ہوں ان سے درخواست ہے کہ جلد از جلد حاضر مال خرید فرمائیں یا آئندہ پہنچنے والے مال میں سے بک کرائیں۔

اگر آپ کا کوئی عزیز غیر ممالک سے واپس آرہا ہو تو وہ ایک عدد ٹیلی ویژن سیٹ ڈیوٹی کے بغیر لا سکتا ہے۔ اس بندوبست کے تحت بھی آپ ہم سے مزید معلومات کے لئے رجوع فرمائیں تاکہ ہم آپ کیلئے سیٹ منگوانے کا بندوبست کریں۔ نیز یہاں پر ریڈیو۔ ریڈیوگرام ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کی مرمت کا کام ماہر انجنیئرز کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔

فاروق

یورپ کے تجربہ کار ٹیلیویژن انجنیئرز ۳۔ ای گلبرگ مارکیٹ لاہور

درخواستہائے دعا:۔ مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ و امیر حلقہ تحصیل سمندری کا اپریشن ہوا ہے ۔ مرزا نعیم احمد صاحب لائل پور کی چھوٹی ہمشیرہ بشریٰ کی زبان کا آدھا حصہ کٹ گیا ہے جس کی وجہ سے بچی کو سخت تکلیف ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمادیں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

صرف یو ایس اے کے مینوفیکچررز سپلائرز سے ترجیحاً ان کے ایجنٹوں کی وساطت سے مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ قیمتوں میں شامل ایجنٹوں کی کمیشن کی وضاحت کر دی جائے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر کے مکمل کاغذات کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	٦
۱ -	۲۱۴ (ایڈلون نمبر ۷۰) ۶۲ (پی ۶) - I ہائیڈرالک پمپس = ۱	۱۵۱/- روپے	۱۲/۱۱/۶۲ تا ۲۴/۱۲/۶۲	۲۸/۱۲/۶۲ ۸ بجے صبح	۲۸/۱۲/۶۲ ۹ بجے صبح
۲ -	۲۱۴ (ایڈلون نمبر ۷۰) ۶۲ (پی ۶) - II کنٹرولر/۶ نوچ (NOTCH) ریورسنگ ڈرم ٹائپ اوورہیڈ ٹریولنگ کرینز (i) ۳۰ ٹن (ii) ۱۵ ٹن (iii) ۲ ٹن	(الف) ٹنڈر کی قیمت ۲۵/- روپے (ب) سپیسی فکیشن کی قیمت ۹/- روپے کل = ۳۴/- روپے	″	″	″

۲ - ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ایام جمعہ کے سوا تمام کام کے دنوں میں صبح ۹ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر چیک، بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) یو ایس اے کے ٹنڈر دہندگان ٹنڈر کے کاغذات بلاقیمت کونسلیٹ جنرل آف پاکستان کے دفتر واقع ۱۳ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱ - این وائی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پیشکشیں صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

ٹنڈرات ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے۔

۳ - کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسار یا تمام دستخط کنندہ کو اس کے نام پر نہ بھیجیں۔

اے حمید پی آر ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز، پی ڈبلیو آر - لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر روزنامہ الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں

سالانہ اجتماع کے موقع پر

ہماری خاص ادویات شفاء ۵/- بی بی ٹانک ۳/- کیورینو ۲/- سپیشل ٹانک ۵/- اینٹی پائیوریا ۵/- اکسیر چہرہ اور دیگر ادویات حاصل کر کے بیش از بیش فوائد حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمۂ نور رجسٹرڈ

جملہ امراض چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرمالیا کریں

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

مثل ۱۷۵۲۴

میں محمودہ بیگم زوجہ عبدالغفور قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مانگا ڈاک خانہ بھلوڑہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ایک ہزار بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ زیور بھی ہے جس کی تفصیل یہ ہے (۱) کانٹے طلائی ۱ تولہ- (۲) چھاپ طلائی ۳ ماشہ کل زیور قیمتی -/۱۶۰ روپے نقد روپیہ تین صد روپے میرے پاس ہے کل -/۱۲۶۰ روپے میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا کوئی جائداد انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو اپنی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

- - - - - -

- - - - - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ: محمودہ بیگم گواہ شد۔ عبدالکریم والد موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد۔ عبدالغفور خاوند موصیہ

نوٹ:- مہر کی رقم مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے ذمہ ہے ادائیگی کا ذمہ دار ہوں ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں گا۔ العبد۔ عبدالغفور باجوہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد عزیز احمد کارکن دفتر وصیت۔

مثل ۱۷۵۲۵

میں رضیہ طاہر زوجہ حفیظ احمد طاہر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں- میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) حق مہر ایک ہزار روپے جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے (۲) طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی ۱ تولہ قیمتی -/۱۳۵ روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں- اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت آج سے ہی شمار کی جائے الامتہ رضیہ طاہر گواہ شد:- محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔ گواہ شد حفیظ احمد خاوند موصیہ ۳۵ بی سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پشاور ۳/۹/۶۴

نوٹ:- مبلغ ایک ہزار روپے میری بیوی کا حق مہر میرے ذمے واجب الادا ہے میں اس کے حصہ وصیت کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد حفیظ احمد طاہر خاوند موصیہ

گواہ شد- محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر گواہ شد۔ سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا۔

مثل ۱۷۵۲۶

میں خالدہ ادریس زوجہ کنور ادریس صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) میرا حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات
(۱) چوڑیاں ۱۸ عدد وزنی ۲۰ تولے قیمتی -/۲۶۶۰ روپے (۲) انگوٹھیاں ۸ عدد قیمتی -/۲۰۰۰ روپے
(۳) ہار قیمتی -/۲۰۰۰ روپے-
(۴) بالیاں قیمتی -/۲۰۰۰ روپے-
(۳) زمین واقعہ گلبرگ کالونی لاہور دو کنال اندازاً قیمت چودہ ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۴) اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ چار صد روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میں لیڈی ڈاکٹر ہوں آج کل میں چھ ماہ کی رخصت بلاتنخواہ پر ہوں۔ میری وصیت آج سے شمار کی جائے۔ الامتہ۔ خالدہ ادریس کمشنر روڈ پشاور۔ گواہ شد۔ ابوالمنیر باجوہ ۴۶۸-D ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد کنور ادریس خاوند موصیہ۔ نوٹ:- مبلغ پانچ ہزار روپیہ میری بیوی کا حق مہر میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد۔ کنور ادریس خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ربوہ۔ گواہ شد۔ مختار احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور۔

مثل ۱۷۵۲۷

میں امتہ الرحمن زوجہ ڈاکٹر عبدالسمیع قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں جو میں خرچ کر چکی ہوں (۲) زیورات (۱) ہار ۱ عدد طلائی وزنی ۲½ تولہ (۲) انگوٹھی ۵ عدد وزنی ۲½ تولہ (۳) چوڑیاں ۱۲ عدد وزنی ۱۲ تولے (۴) کانٹے ۱ جوڑی ۱ تولہ (۵) بالیاں ۱ جوڑی وزنی ۱ تولہ (۶) ٹکہ ایک عدد وزنی ۱ تولہ کل وزن ۲۰ تولے قیمت بحساب -/۱۳۳ روپے فی تولہ کل قیمت -/۲۶۶۰ روپے- میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۳) مجھے میرے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری وصیت ۹/۶۴ سے شروع کی جائے الامتہ امتہ الرحمن معرفت ڈاکٹر عبدالسمیع ایم بی بی ایس ڈی پی ایچ مردان- گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر گواہ شد- ڈاکٹر عبدالسمیع ایم بی بی ایس- ڈی پی ایچ ڈسٹرکٹ ہیلتھ انسپکٹر مردان۔

قرآنی
نمونوں کا مکمل مجموعہ
ہمارے یہاں جو عکسی، رنگین با ترجمہ یا بلا ترجمہ قرآن مجید اور حمائلیں طبع ہوتی ہیں اُن کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مکمل مجموعہ تیار کر دیا ہے اس مجموعہ میں ایک سو سے زیادہ نمونوں کے ورق ہیں یہ مجموعہ کیا ہے گویا تاج کمپنی کا نمائندہ تاج کمپنی کے قرآنوں کے بے نظیر عکسی، رنگین نمونے لیکر آپ کے پاس آگیا ہے، اب آپ آرام سے گھر بیٹھے انکی زیارت کیجئے اور جو قرآن پاک منگوانا چاہیں منگوا لیجئے۔
قرآنی نمونوں کا یہ مکمل مجموعہ بپتہ ذیل مفت طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

انگرمینا
ایک حیرت انگیز دوا
جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے
- یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔
- نظام ہضم کی اصلاح کرکے پیٹ درد نفخ، قبض تبخیر معدہ اور بادِ گولہ کو دور کرتی ہیں
- ریحی عصبی عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم کی عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں۔
- سستی اور کمزوری دور کرکے توانائی پیدا کرتی ہیں۔
- موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے بوڑھوں کے لئے تو نعمت غیر مترقبہ ہے
قیمت ۲ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

تریاق اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب دوا خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۵ روپے

انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں

انصار اللہ کا دسواں سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضور کے پیغام سے افتتاح فرمایا

افتتاحی اجلاس میں ۲۲۴ مجالس کے ۵۸۴ نمائندگان ۸۹۰ اراکین اور ۵۴۴ زائرین نے شرکت کی

ربوہ ۱۶ر نومبر۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اعلان کردہ پروگرام کے مطابق کل مورخہ ۱۶ر نومبر کو یہاں نماز جمعہ کے بعد جس کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کر کے ادا کی گئی انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں انصار اللہ کا دسواں سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ آب و تاب سے شروع ہو گیا۔ اجتماع کے افتتاح کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں درخواست کی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ علالت طبع کے باعث خود تشریف نہیں لا سکے تاہم حضور نے ازراہ شفقت اجتماع کو اپنے ایک تازہ بصیرت افروز پیغام سے نوازتے ہوئے مولانا جلال الدین صاحب شمس کو اجتماع کا افتتاح کرنے کی ہدایت فرمائی چنانچہ محترم مولانا شمس صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں حضور کے اس تازہ بصیرت افروز پیغام اور اپنے ایک تفصیلی خطاب اور ایک پرسوز اجتماعی دعا سے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اس طرح انصار اللہ کے دسویں سالانہ اجتماع کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہوا کہ اس کا افتتاح حضور کے ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور بصیرت افروز پیغام کے ساتھ عمل میں آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(حضور کا یہ پیغام اسی شمارہ کے صفحہ اول پر درج ہے)

شریک ہونے والی مجالس

افتتاحی اجلاس میں مغربی اور مشرقی پاکستان کی ۲۲۴ مجالس کے ۵۸۴ نمائندگان ۸۹۰ اراکین اور ۵۴۴ زائرین نے شرکت کی۔ شریک ہونے والی مجالس کی یہ تعداد گزشتہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد سے زیادہ ہے گزشتہ سال زائرین کے علاوہ ۲۰۹ مجالس کے نمائندگان اور اراکین شریک ہوئے تھے اس لحاظ سے اسالی صرف افتتاحی اجلاس میں ہی شریک ہونے والی مجالس کی تعداد میں پندرہ مجالس کا اضافہ ہوا

اللّٰھم زد فزد

اجتماع کا افتتاح

افتتاحی اجلاس کا انعقاد دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے احاطہ کے اندر خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ مقام اجتماع میں حسب پروگرام تین بجے سہ پہر عمل میں آیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع سرگودھا نے کی بعد ازاں مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ازراہ نوازش افتتاح فرمانے کی درخواست کی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا تھا کہ اگر حضور تشریف نہ لا سکیں تو ازراہ کرم کسی اور صاحب کو افتتاح کے لئے ارشاد فرمائیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو افتتاح کرنے کی ہدایت فرمائی چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم شمس صاحب اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا شمس صاحب نے اجتماع کا افتتاح کرنے کی غرض سے پہلے انصار سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی نقطۂ نگاہ سے اجتماعوں کی اہمیت اور ان کی غرض و غایت پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پر معارف ملفوظات کی روشنی میں انصار اللہ کو ان کے اہم فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ (محترم شمس صاحب کے اس افتتاحی خطاب کا مکمل متن ماہنامہ انصار اللہ کے آئندہ شمارہ میں اشاعت پذیر ہوگا) بعد ازاں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ تازہ بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے ازراہ شفقت اجتماع کے نام ارسال فرمایا تھا جملہ حاضرین نے حضور ایدہ اللہ کا پیغام کمال درجہ اشتیاق کے عالم میں محبت و عقیدت کے گہرے جذبات کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ ازاں بعد آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اس طرح انصار اللہ کے دسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز تازہ پیغام اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا بعدہٗ مولانا شمس صاحب کی اقتداء میں انصار نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔

تحریک خاص

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مضافات کے دیہات کے . . . نادار مریضان کا علاج مفت کر رہا ہے۔ مگر ماہ نومبر میں اس مد میں رقم نہ صرف یہ کہ ختم ہو گئی ہے بلکہ پانچ صد روپیہ قرض ہو گیا ہے دوستوں نے جس طرح خاص احسن کے ساتھ اپنے نادار مریض بھائیوں کا خیال رکھا اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے بھجواتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے سب عزیزوں کو بیماریوں سے کلی شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ اب جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے نادار مریضان کا علاج مجبوراً بند کر دیا گیا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہے لہٰذا خاکسار سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی جملہ پریشانیوں اور اپنے عزیزوں کی بیماریوں کے لئے صدقہ دیتے وقت ان غریب بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال کو بھجوائیں تا یہ صدقہ جاریہ ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وما توفیقنا الا باللّٰہ۔

جنوبی ویت نام میں قیامت خیز طوفان

پانچ ہزار افراد ہلاک۔ چھ گاؤں صفحۂ ہستی سے نابود ہو گئے

سائیگان ۱۴ر نومبر۔ تازہ ترین خبروں میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی ویت نام کے وسطی علاقوں میں زبردست طوفان اور سیلاب میں پانچ ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ قیامت خیز سیلاب سے تیرہ صوبے متاثر ہوئے ہیں اور لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ ان خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سیلاب سے چھ گاؤں کا نام و نشان تک مٹ گیا ہے یہ طوفان اور سیلاب ۱۰ر نومبر کو آیا تھا مسلسل بارشوں کے بعد جنوبی چین کے سمندر سے دو طوفان آئے جن سے زبردست تباہی مچی۔ ادھر ایک اور طوفان آنے کی خبر ملی ہے بتایا گیا ہے کہ یہ طوفان اتوار کی صبح تک جنوبی ویت نام کے ساحل تک پہنچ جائے گا۔ جنوبی ویت نام کے حکام امریکی ہیلی کاپٹروں کی مدد سے متاثرہ علاقوں میں تیزی سے غذائی سامان پہنچا رہے ہیں۔ وبائی امراض کے پھوٹنے کے خدشہ کے پیش نظر متاثرہ علاقوں میں ادویہ بھیجی جا رہی ہیں۔

جنوبی ویت نام کے وزیر اعظم نے کل سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔

(کوہستان ۱۴ر نومبر ۱۹۶۲ء)

د عسپر ڈ نمبر ایل ۷ ۵۲۵